- کنجوس (کیلے والے سے): ایک کیلا کیسے دیا؟

کیلے والا: جی، ایک روپیہ میں ایک۔

کنجوس: ۶۰ پیسے کا دے گا؟

کیلے والا: ۶۰ پیسے میں تو صرف چھلکا ہی ملے گا؟

کنجوس: لے ۴۰ پیسے، چھلکا رکھ اور کیلا دے دے۔

مرسلہ: محمد آفتاب عالم، بھاگا، دھنباد، جھارکھنڈ

- آنٹی (پپو سے) ارے بیٹا! تم کتنے بڑے ہو گئے ہو۔

پپو: بس کیا کروں؟ اور کوئی آپشن ہی نہیں تھا۔

مرسلہ: عارفہ فرحت، ڈومن پورہ، مئوناتھ بھنجن، یوپی

- مونو: یار، تو یہ کیا دیکھ رہا ہے؟

سونو: یہ میری فرینڈ کا لیٹر ہے۔

مونو: بھائی، اس میں تو کچھ بھی نہیں لکھا ہے۔

سونو: ہاں، آج کل ہماری بات چیت بند ہے۔

مرسلہ: محمد سعود عالم، پٹنہ (بہار)

- چھوٹا بھائی بڑے بھائی سے: آپ نے جو گلاب کا پودا لگایا تھا اس کی جڑ ابھی تک پیدا نہیں ہوئی۔

بڑا بھائی: تمھیں کیسے معلوم؟

چھوٹا بھائی: میں روزانہ اس کو نکال کر دیکھتا ہوں۔

- ثاقب: ارے دوست پریشان کیوں ہو؟

اکرم: میں نے آج حلوہ اور چاول بنایا۔ اب سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کون حلوہ ہے اور کون چاول۔

مرسلہ: شعاع اسعد، ڈومن پورہ کساری، مئوناتھ بھنجن، یوپی

- استاد: (شاگرد سے) ''آج آپ نے گھر کا کام کیوں نہیں کیا؟''

شاگرد: ''جناب میں گھر پر نہیں ہاسٹل میں رہتا ہوں؟''

- بوڑھا مریض: ''ڈاکٹر صاحب میری داہنی ٹانگ میں درد ہے۔''

ڈاکٹر: ''یہ تو بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔''

مریض: ''مگر ڈاکٹر صاحب میری دوسری ٹانگ بھی تو اسی عمر کی ہے۔''

- ڈاکٹر مریض سے: ''تمہاری نبض تو گھڑی کی طرح باقاعدہ چل رہی ہے۔''

مریض: ''جناب آپ کی انگلیاں میری گھڑی پر ہی تو ہیں۔''

- مشہور سائنسداں آئن اسٹائن کا کہنا ہے کہ ایک روز میں نے اپنے پانچ سالہ بچے سے پوچھا: ''جب پانی اُبلتا ہے تو اس میں آواز کیوں نکلتی ہے؟

بچہ کچھ دیر سوچتا رہا۔ پھر بولا: ''یہ ان جراثیم کی چیخیں ہوتی ہیں جو پانی اُبلنے سے مرجاتے ہیں۔''

مرسلہ: سید نفیس الحسن، دہلی